ہفتہ وار رسالہ: 350

WEEKLY BOOKLET: 350

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی کے ملفوظات کا تحریری گلدستہ

امیرِ اہلِ سنّت سے جھوٹ کے بارے میں 24 سوال جواب

صفحات 17

معاشرے سے جھوٹ کی برائی کیسے ختم ہو؟ 02

کیا جھوٹ بولنے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے؟ 07

کیا صلح کروانے کے لیے جھوٹ بول سکتے ہیں؟ 09

جھوٹ اور چغلی سے بچنے کا طریقہ کیا ہے؟ 15

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال

محمد الیاس عطار قادری رضوی

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى خَاتَمِ النَّبِيّٖنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ؕ

امیرِ اہلِ سنّت سے جھوٹ کے بارے میں 24 سوال جواب

دُعائے خلیفۂ امیرِ اہلِ سنّت: یاربَّ المصطفٰے! جو کوئی 17 صفحات کا رسالہ ”امیرِ اہلِ سنّت سے جھوٹ کے بارے میں 24 سوال جواب“ پڑھ یا سُن لے اُسے ہمیشہ سچ بولنے اور جھوٹ سے بچنے کی توفیق عطا فرما اور اُسے بے حساب بخش دے۔ اٰمین بِجاہِ خاتَمِ النَّبِیّٖن صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم

دُرُود شریف کی فضیلت

حضرتِ شیخ ابو بکر شبلی رحمۃُ اللہِ علیہ ایک روز بغدادِ معلّٰی کے جَیِّد عالِم حضرتِ ابو بکر بِن مُجاہد رحمۃُ اللہِ علیہ کے پاس تشریف لائے، انہوں نے فوراً کھڑے ہو کر اُن کو گلے لگا لیا اور پیشانی چوم کر بڑی تعظیم کے ساتھ اپنے پاس بٹھایا۔ حاضرین نے عرض کیا: یاسیِّدی! آپ اور اہلِ بغداد آج تک اِنہیں دیوانہ کہتے رہے ہیں مگر آج ان کی اِس قَدَر تعظیم کیوں؟ جواب دیا: میں نے یوں ہی ایسا نہیں کیا، اَلحمدُ لِلّٰہ! آج رات میں نے خواب میں یہ ایمان افروز منظر دیکھا کہ حضرتِ ابو بکر شبلی بارگاہِ رسالت میں حاضِر ہوئے تو سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے کھڑے ہو کر ان کو سینے سے لگا لیا اور پیشانی کو بوسہ دے کر اپنے پہلو میں بٹھا لیا۔ میں نے عرض کی: یارَسُولَ اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم! شبلی پر اِس قَدَر شفقت کی وجہ؟ اللہ پاک کے مَحبوب صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے (غیب کی خبر دیتے ہوئے) فرمایا کہ یہ ہر نَماز کے بعد یہ آیت پڑھتا ہے: ﴿لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِیْزٌ عَلَیْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِیْصٌ عَلَیْكُمْ بِالْمُؤْمِنِیْنَ رَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ ﴿۱۲۸﴾﴾ (پ11، التوبہ: 128) اور اس کے بعد مجھ پر دُرُود پڑھتا ہے۔

(القول البدیع، ص346)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيب ❀❀❀ صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّد

www.dawateislami.net

سوال: کسی کے اچانک اِنتقال پر اس کے قریبی رِشتہ دار کو بُلانے کے لیے کہا جاتا ہے کہ ”بہت بیمار ہے، آپ جلدی گھر آ جائیں“ حالانکہ جس کو بیمار بتایا جارہا ہوتا ہے اس کا اِنتقال ہو چکا ہوتا ہے، یہ اس لیے بولا جاتا ہے تاکہ قریبی عزیز کو تکلیف نہ ہو، ایسا کرنا کیسا؟

جواب: یہ جھوٹ ہے لہٰذا اِس طرح کہنے سے اِحتیاط کرنی چاہیے۔ اِس کی جگہ یوں کہہ دیا جائے کہ ایمرجنسی ہے جلدی آ جائیں۔ اب ایمرجنسی میں سخت بیماری بھی آ جائے گی اور فوتگی بھی شامل ہو گی۔ یہ ایک مُحتاط جُملہ ہے مگر لوگ سمجھتے نہیں اور خواہ مخواہ گناہوں بھرے اُلٹے سیدھے جُملے بول دیتے ہیں حالانکہ ان کا Alternate (یعنی مُتَبادِل) موجود ہوتا ہے لیکن اس کی طرف توجہ ہی نہیں کرتے۔ اللہ پاک سے ڈرنا چاہیے۔ آج کسی اور کی موت کی خبر دے رہے ہیں کل ہماری موت کی خبر بھی عام ہو جائے گی، مَرنا تو سب نے ہے کسی کو موت سے فَرار نہیں ہے لہٰذا ہمیشہ سچ بولنا چاہیے۔ (ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنت، 2/244)

سوال: آج کل ہم یہ دیکھتے ہیں کہ لوگ بات بات پر جھوٹ بول رہے ہوتے ہیں اور مُعاشرے میں جھوٹ کو بہت معمولی سمجھا جانے لگا ہے بلکہ بعض لوگ جھوٹ بولنے کو اچھا سمجھتے ہیں تو اِس حوالے سے آپ کچھ راہ نمائی فرما دیجیے تاکہ ہمارے معاشرے میں جھوٹ کی بُرائی ختم ہو جائے۔

جواب: واقعی مُعاشرے میں جھوٹ بہت زیادہ عام ہے اور بات بات پر جھوٹ بولا جاتا ہے، مثلاً لوگ تجارت میں جھوٹ بولتے ہیں، ملازمت میں جھوٹ بولتے ہیں، مُلازِم رکھنا ہے تو جھوٹ بولتے ہیں، اگر کسی نے مُلازِم رہنا ہے تو وہ جھوٹ بولے گا، خریداری کرنی ہے تو جھوٹ بولیں گے اور مذاق میں بھی جھوٹ بولیں گے تو یوں قدم قدم پر جھوٹ بولا جارہا ہے۔ بعض جھوٹ ایسے ہوتے ہیں جن کا خود کو پتا چل جاتا ہے کہ میں جھوٹ بول رہا

www.dawateislami.net

ہوں اور بعض اوقات بالکل توجہ نہیں ہوتی اور بندہ جھوٹ بول رہا ہوتا ہے ❀ جیسے کسی کی طبیعت بہت خراب ہے تو اب اگر اس سے پوچھیں گے کہ کیا حال ہے؟ طبیعت کیسی ہے؟ تو وہ بولے گا: ٹھیک ہوں۔ اب اگر اس کی توجہ اپنے مَرض کی طرف بھی ہے کہ میں ٹھیک نہیں ہوں، بیمار پڑا ہوں اور بخار میں تَپ رہا ہوں اور پھر بھی وہ "ٹھیک ہوں" کہہ رہا ہے تو یہ جھوٹ ہے۔ یہاں تک کہ اگر اس نے اس ذہن سے "اَلْحَمْدُ لِلّٰه" کہا کہ میں ٹھیک ہوں جیسا کہ لوگ "ٹھیک ہوں" کے معنٰی میں بھی "اَلْحَمْدُ لِلّٰه" کہتے ہیں تو اب یہ بھی جھوٹ ہے۔ جب بندہ بیمار ہوتا ہے تو لوگ پوچھتے ہیں: کیا حال ہے؟ اب پوچھنے والے بھی رَسمی پوچھ رہے ہوتے ہیں ورنہ اگر مَریض ایسوں کے سامنے اپنی بیماری کی فائل کھولے تو وہ اس کے مُتَحَمِّل نہیں ہوں گے اور اسے برداشت نہیں کریں گے۔ ایسے موقع پر مریض کی توجہ اللہ پاک کی نِعمتوں کی طرف ہو مثلاً میں مسلمان ہوں تو اب وہ حال پوچھے جانے پر اپنے مسلمان ہونے کے تَصَوُّر سے "اَلْحَمْدُ لِلّٰه" کہے تو بچت ہو جائے گی ورنہ "ٹھیک ہوں" کے معنٰی میں "اَلْحَمْدُ لِلّٰه" کہے گا تو یہ جھوٹ قرار پائے گا۔ ❀ اِسی طرح تاجر اپنے مال کی تعریف میں پتا نہیں کیا کیا بول رہا ہوتا ہے اور بعض اوقات تو مال بیچنے کے لیے صریح یعنی کُھلے جھوٹ بول رہا ہوتا ہے، مثلاً اتنے میں تو مجھے وارا نہیں کھاتا (یعنی بچت نہیں ہوتی)، اتنے میں تو مجھے پڑا نہیں ہے اور اتنے میں تو میری خرید بھی نہیں ہے، پھر وہ گاہک کو "خرید بھاؤ" بلکہ بعض اوقات تو "خرید بھاؤ" (جس ریٹ میں خریدی) سے کم میں بھی دے دیتا ہے حالانکہ خرید بھاؤ کچھ اور ہوتا ہے مگر وہ اسے خرید بھاؤ بتا کر جھوٹ بول رہا ہوتا ہے۔ ❀ یونہی اگر کوئی دُکان پر ریز گاری (کُھلے پیسے) لینے آیا تو جھوٹ بولیں گے کہ نہیں ہے حالانکہ ریز گاری کا ڈھیر لگا ہوتا ہے۔ اس مُعاملے میں تاجر یہ بھی بول سکتے ہیں کہ ہمیں خود اس کی

www.dawateislami.net

ضرورت پڑے گی مگر چونکہ اِس طرح کہنے سے اگلا بحث کرے گا کہ میرے کو دے دو، مجھے بہت ضرورت ہے تو اس لیے جھوٹ بول کر ٹال دیتے ہیں۔ یاد رہے! جھوٹ بولنے کا عذاب برداشت نہیں ہو پائے گا لہٰذا جھوٹ نہ بولیں اور اگر سامنے والا بحث کرے تو آپ اسے اس طرح سمجھا سکتے ہیں کہ اگر میں بول دیتا کہ ریزگاری (کُھلے پیسے) نہیں ہے تو آپ مجھ سے نہ اُلجھتے لیکن میں نے جھوٹ سے بچنے کے لیے آپ کو سچ بتا دیا کہ ریزگاری ہے مگر میرے پاس بھی گاہک آتے ہیں اور بڑا نوٹ دیتے ہیں تو کُھلے پیسوں کی مجھے بھی ضرورت ہوتی ہے، اس لیے میں نے رکھے ہوئے ہیں تو سچ بولنے پر آپ مجھ سے اُلجھ رہے ہیں۔ ❀ بہرحال لوگ بات بات پر جھوٹ بولتے ہیں جیسا کہ کہیں پہنچنے میں دیر ہو گئی تو جب پوچھا جائے گا کہ کیوں دیر ہو گئی؟ تو اس کا بھی کوئی نہ کوئی بہانہ تلاش لیں گے کہ فُلاں مل گیا تھا یا پیٹ میں درد ہو گیا تھا وغیرہ حالانکہ لیٹ ہونے کی وجہ پیٹ میں دَرد ہونا نہیں تھا کیونکہ پیٹ میں درد ہوتے ہوئے قدم کس طرح چلتے رہے؟ بلکہ لیٹ یوں ہوئے کہ گھر سے نکلے ہی دیر سے تھے۔ بعض اوقات لیٹ ہونے پر یہ بھی کہہ دیا جاتا ہے کہ ٹریفک میں پھنس گیا تھا اس لیے لیٹ ہوا حالانکہ آپ جب گھر سے نکلے تھے تب ہی لیٹ ہو گئے تھے اور ٹریفک میں پھنس کر مزید لیٹ ہو گئے تو یوں آپ ٹریفک میں پھنسنے کی وجہ سے لیٹ نہیں ہوئے بلکہ گھر سے لیٹ نکلنے کی وجہ سے لیٹ ہوئے۔ یاد رکھیے! جس کو جلدی پہنچنا ہوتا ہے وہ گھر سے جلدی نکلتا ہے لیکن دِینی کام میں خاص طور پر بندہ لیٹ ہو ہی جاتا ہے۔ اگر کوئی اِجتماع یا مَدَنی مُذاکرے میں لیٹ پہنچتا ہے تو وہ بھی ٹریفک میں پھنسنے کا بہانہ بناتا ہے تو یوں بعض اوقات نیک کاموں میں بھی بندہ جھوٹ بول رہا ہوتا ہے، اللہ کریم

www.dawateislami.net

ہمیں جھوٹ سے بچائے اور سچے نبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی پیروی کرتے ہوئے ہمیشہ سچ بولنے کی سعادت بخشے۔ اٰمِین بِجاہِ خاتَمِ النَّبِیّٖن صلَّی اللّٰہُ علیہِ واٰلہٖ وسلَّم

(ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنت، 3/60تا62)

سوال: جھوٹ بولنے کے حوالے سے ہمارے مُعاشرے میں بہت ساری چیزیں رائج ہیں اور لوگوں میں ان کا ذِکر بھی ہوتا ہے، مثلاً ”یہاں تو جھوٹ بولنے کی اِجازت ہے“ وغیرہ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ جھوٹ ایک بہت وَسیع موضوع ہے، جس طرح غیبت کے حوالے سے بہت ساری وضاحتیں بیان کی گئیں اسی طرح جھوٹ کے مُتَعَلِّق بھی بھرپور عِلم ہونا ضروری ہے، جیسے آپ فرماتے ہیں کہ میں اِس بارے میں فیصلہ نہیں کرپاتا کہ ہمارے یہاں جھوٹ زیادہ ہے یا غیبت؟

جواب: ایسا لگتا ہے کہ جھوٹ زیادہ ہے، جھوٹ بولتے ہوئے پتا ہی نہیں چلتا کہ جھوٹ بول رہے ہیں۔ ایک مرتبہ ہم کسی مریض کو دیکھنے گئے وہ مریض آزمائش میں لگ رہا تھا، ہم نے اُس سے ہَمدَرْدی کی تو اس کے پاس موجود اس کے عزیز نے کہا کہ ان کو کوئی مسئلہ نہیں ہے یہ صحیح ہیں۔ ان کا یہ جملہ جھوٹ تھا، اگر انہیں عِلم نہیں تھا کہ کیسی طبیعت ہے تو الگ بات ہے لیکن معلوم ہونے کے باوجود کہنا کہ ٹھیک ہے یہ جھوٹ ہوگا۔ آج کل مریض کے بارے میں اِس طرح بول دیا جاتا ہے حالانکہ مریض شدید تکلیف میں ہوتا ہے تو اس موقع پر طبیعت ٹھیک ہے کہنا، جھوٹ ہوگا۔

یوں ہی اگر کوئی سخت بات کرنے کے بعد کہے کہ آپ کو میری بات بُری تو نہیں لگی؟ سامنے والا کہتا ہے: نہیں نہیں، کوئی بات بُری نہیں لگی، حالانکہ اس کو وہ بات بہت بُری لگی

www.dawateislami.net

ہوتی ہے اس کی وجہ سے وہ اندر ہی اندر کَٹ چکا ہوتا ہے لیکن جھوٹ بول دیتا ہے کہ کچھ نہیں ہوا۔ جھوٹ میں کافی باتیں آجاتی ہیں بس اِنسان کو اپنی زبان سنبھالنی چاہیے، سوال کرنے والے تو سوال کریں گے مگر انہیں جواب دینے میں جھوٹ شامل نہیں ہونا چاہیے۔ اسی طرح کوئی پریشان ہو اور دوسرا اس سے پوچھے کہ کیا بات ہے آپ پریشان لگ رہے ہیں؟ وہ آگے سے اِنکار کر دے کہ کوئی پریشانی نہیں ہے تو یہ اس نے جھوٹ بولا۔ پریشانی بتادینے میں کیا حَرَج ہے؟ (ملفوظات امیر اہل سنت، 3/318)

سوال: جھوٹ بولنے اور بہانہ بنانے میں کیا فرق ہے؟

جواب: جھوٹ، سچ کا اُلٹ ہے جبکہ بہانے بعض اوقات دُرُست بھی ہوتے ہیں اور بعض اوقات غلط بھی۔ (امیرِ اہلِ سنّت دامت بَرَکاتُہُمُ العالیہ کے قریب بیٹھے ہوئے مفتی صاحب نے فرمایا:) جو بات واقع کے خلاف ہو گی اُسے جھوٹ بولا جائے گا جبکہ بہانوں میں دونوں باتیں ہو سکتی ہیں۔ (ملفوظات امیر اہل سنت، 3/238)

سوال: جھوٹی تعریف کرنا کیسا؟

جواب: اگر مَسْکا لگانے (خوشامد) کے لئے کسی کی تعریف کی کہ ”آج آپ بہت اچھے لگ رہے ہو“ تو یہ جھوٹ اور گناہ ہو گا۔ بہر حال! ہمیں مسلمان سے حُسنِ ظن رکھنا چاہئے (الحدیقۃ الندیۃ، 3/174) کہ ہم اُسے اچھے لگ رہے ہوں گے جبھی وہ ایسا کہہ رہا ہے۔
(ملفوظاتِ امیر اہل سنت، 3/307)

سوال: کیا جِنّات بھی جُھوٹ بولتے ہیں؟

جواب: سب سے پہلے جھوٹ ایک جنّ نے ہی بولا تھا اور وہ جنّ ”اِبلیس“ ہے جسے ہم شیطان کہتے ہیں۔ شیطان دراصل جن ہے۔ (پ 15، الکھف:50۔ مرآۃ المناجیح، 6/661) بعض

لوگ اِسے فرشتہ کہتے ہیں جو دُرُست نہیں ہے۔ ابلیس کا اصل نام "عَزازِیل" ہے۔
(تفسیر طبری، پ 1، البقرۃ، تحت الآیۃ: 34، 1/262، حدیث: 686)(ملفوظات امیر اہل سنّت، 10/52)

سوال: کیا جھوٹ بولنے سے وُضو ٹوٹ جاتا ہے؟

جواب: جھوٹ بولنے سے وُضو نہیں ٹوٹتا لیکن بہتر ہے کہ دوبارہ وُضو کر لیا جائے۔
(بحر الرائق، 1/34)۔(ملفوظات امیر اہل سنت، 2/101)

سوال: کیا بچوں کو سبق آموز جھوٹی کہانیاں بنا کر سُنا سکتے ہیں؟

جواب: ایسا جھوٹ جس کا سب کو پتا ہو اور جو سُنے وہ سمجھ جائے کہ یہ جھوٹ ہے، اس میں کوئی حَرَج نہیں۔(احیاء العلوم، 2/419۔ احیاء العلوم مترجم، 2/120) جیسے بِلّی نے بَنْدَر کو یوں کہا وغیرہ۔ ظاہر ہے سننے والے سمجھتے ہیں کہ یہ جھوٹ ہے، پھر بندر نے بِلّی کو کہا بھی تو سمجھا کس نے؟ لیکن یہ اس وقت دُرُست ہے جب کوئی ضَرورت ہو ورنہ فُضول بات ہے۔
(ملفوظات امیر اہل سنت، 3/271)

سوال: کوئی شخص اکثر جھوٹ بولتا ہو تو اس کی سچی بات بھی جھوٹ لگتی ہے، کیا اس کو بدگُمانی کہا جائے گا؟

جواب: کثرت سے جھوٹ بولنے والا شخص کبھی سچی بات بھی کر دیتا ہے، لیکن یہ فِطری چیز ہے کہ ایسے شخص کی سچی بات پر بھی یقین نہیں آتا۔ بہر حال اس کو بدگُمانی نہیں کہا جائے گا۔(تفسیر قرطبی، پ 26، الحجرات، تحت الآیۃ: 12، 8/238 ماخوذاً)(ملفوظات امیر اہل سنت، 8/29)

سوال: کوئی کسی سے کہے کہ "لوگوں نے آپ کو سلام کہا ہے" حالانکہ ہر فرد نے نہیں کہا ہوتا تو کیا یہ جھوٹ ہوگا؟[1]

1... یہ سوال شعبہ ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنّت کا قائم کردہ ہے اور جواب امیرِ اہلِ سنّت دامت بَرَکاتُہُمُ العالیہ کا عنایت کیا ہوا ہے۔

www.dawateislami.net

جواب: اگر سب نے اسے اپنا وکیل بنایا ہے کہ ”ہمارا سَلام پہنچادو“ تو ٹھیک ہے، ورنہ درست نہیں۔لوگ عموماً مجھے کہتے ہیں کہ ”ہمارے سب گھر والوں یا گاؤں والوں نے آپ کو سلام کہا ہے“ اگر واقعی سب نے وکیل بنایا ہو تو حرج نہیں ورنہ اپنی طرف سے اس طرح نہیں کہنا چاہیے۔(ملفوظاتِ امیر اہل سنت، 8/202)

سوال: بعض لوگوں نے اِس جملے کو اپنا تَکِیہ کلام (وہ لفظ جو گفتگو میں بار بار بولا جائے اسے تکیہ کلام کہتے ہیں) بنا رکھا ہے: ”اگر میں جھوٹ بولوں تو مرتے وقت مجھے کلمہ نصیب نہ ہو“ ایسا کہنا کیسا ہے؟

جواب: جملہ تو بہت خطرناک ہے اور بڑی جُرأت مندی ہے۔ ایمان کی جیسے کوئی اَہمیت ہی نہیں ہے کہ جھوٹ بولوں تو ایمان پر خاتمہ ہی نہ ہو۔ ایسی بات تو کبھی خواب میں بھی نہیں بولنی چاہیے۔اِس کے حکم میں تفصیل ہے، ایسا جملہ نہ بولا جائے۔(ملفوظاتِ امیر اہل سنت، 3/214)

سوال: اگر کسی اِنسان نے تین مرتبہ جھوٹی بات پر قرآنِ پاک اُٹھایا تو اس کا کیا گناہ ہے؟

جواب: قرآنِ کریم کی قَسَم کھانا قَسَم ہے البتّہ صِرف قرآنِ کریم اُٹھا کر یا اس پر ہاتھ رکھ کر کوئی بات کرنا قسم نہیں فتاویٰ رضویہ جلد 13 صفحہ 574 پر ہے: جھوٹی بات پر قرآنِ مجید کی قسم اُٹھانا سخت عظیم گناہِ کبیرہ ہے اور سچی بات پر قرآنِ عظیم کی قسم کھانے میں حَرَج نہیں اور ضَرورت ہو تو اُٹھا بھی سکتا ہے مگر یہ قسم کو بہت سخت کرتا ہے۔ کسی خاص ضرورت کے بغیر نہیں اٹھانی چاہیے۔(ملفوظاتِ امیر اہل سنت، 1/494)

سوال: مذاق میں جھوٹ بولنا کیسا؟

جواب: مذاق میں جھوٹ بولنے سے مُتَعَلِّق چند رِوایات ملاحظہ کیجیے: ❀ سرکارِ عالی وقار

www.dawateislami.net

صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے اِرشاد فرمایا: بندہ پورا مومن نہیں ہوتا جب تک مذاق میں بھی جھوٹ کو نہ چھوڑ دے اور جھگڑا کرنا نہ چھوڑ دے اگرچہ سچا ہو۔ (مسندامام احمد، 3/268، حدیث: 8638)

❀ نبیِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے اِرشاد فرمایا: جو بات کرتا ہے اور لوگوں کو ہنسانے کے لیے جھوٹ بولتا ہے اس کے لیے ہلاکت ہے، اس کے لیے ہلاکت ہے یعنی بربادی اور تباہی ہے۔ (ترمذی، 4/141، حدیث: 2322) ❀ پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے اِرشاد فرمایا: بندہ بات کرتا ہے اور محض اس لیے کرتا ہے کہ لوگوں کو ہنسائے لیکن وہ اس کی وجہ سے جہنّم کی اِتنی گہرائی میں گِرتا ہے جو آسمان اور زمین کے درمیانی فاصلے سے بھی زیادہ ہے اور زبان سے جتنی لَغزش (غَلَطی) ہوتی ہے یہ اس لَغزِش سے زیادہ ہے جو قدم سے ہوتی ہے۔

(کتاب الزہد لابن المبارک، 255، حدیث: 734) (ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنت، 3/289)

سوال: کسی کو ہنسانے کے لیے مذاق میں جھوٹ، غیبت یا تہمت کا سہارا لے سکتے ہیں؟

جواب: جی نہیں! ایسا کرنا گناہ ہے۔ آج کل جھوٹے چُٹکلے (مذاق) بہت چل رہے ہیں یہ سب گناہ ہیں۔ جیسے کامیڈین، لوگوں کو ہنساتے ہیں یا کتابوں اور اَخباروں میں ویسے ہی بے مقصد چُٹکلے لکھے ہوتے ہیں جن کا مقصد صِرف سامنے والے کو ہنسانا ہوتا ہے، یہ نہیں ہونے چاہئیں۔ رِوایت میں ہے: جو لوگوں کو ہنسانے کے لیے جھوٹی بات کرتا ہے تو وہ جہنّم کی گہرائی میں گِرتا ہے۔ (کتاب الزہد، لابن المبارک، ص 255، حدیث: 734) البتّہ بعض جھوٹے چُٹکلے ایسے بھی ہوتے ہیں جن سے مقصود ہنسانا نہیں ہوتا بلکہ عِبرت یا سبق آموز بات سمجھانا ہوتا ہے اور سُنانے والے کی نیت بھی یہی ہوتی ہے تو ان میں جواز کی گنجائش ہوگی۔

(ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنت، 3/446)

سوال: کیا دو دوستوں کے درمیان صلح کروانے کے لیے جھوٹ بول سکتے ہیں؟

www.dawateislami.net

جواب: لفظ صلح کے لام پر پیش نہیں ہے بلکہ یہ ساکن ہے یعنی صُلْح۔ جھوٹ بولنے کی صورت تو موجود ہے مگر جب تک بغیر جھوٹ بولے صُلْح ممکن ہو تو جھوٹ نہ بولا جائے، ہر صورت میں جھوٹ بولنے کی اِجازت نہیں ہے۔ اگر سب راستے بند ہو گئے اور سچ بولیں گے تو صلح نہیں ہو گی تو اب جھوٹ کی گُنجائش نکلے گی لیکن اب بھی اگر توریہ سے کام ہو سکتا ہے (توریہ کا مطلب ہے لفظ کا دوسرا کوئی دور کا معنیٰ مراد لینا) تو اسی سے کام چلائے صریح (واضح) جھوٹ نہ بولے۔ (بہارِ شریعت، 3/517، 518، حصہ:16 مفہوماً) یہ سب اِحتیاطیں وہی کر سکے گا جس کو عِلم ہو گا۔ (ملفوظات امیر اہل سنت، 3/317)

سوال: ہم لوگ آپس میں بات کرتے ہوئے جھوٹ سچ کا خیال نہیں رکھتے، ایسی نصیحت فرمایئے کہ جھوٹ سے نفرت ہو جائے اور ہم کبھی جھوٹ نہ بولیں۔

جواب: جھوٹ واقعی بہت بُری چیز ہے۔ جھوٹ حَرام اور جہنّم میں لے جانے والا کام ہے۔ ہر مسلمان کو اِس سے بچنا چاہیے اور ہمیشہ سچ بولنا چاہیے۔ کہتے ہیں: "سانچ کو آنچ نہیں۔" اُمُّ الْمُؤمِنِین حضرتِ بی بی عائشہ صِدّیقہ رضی اللہُ عنہا فرماتی ہیں: رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کو جھوٹ سے زیادہ ناپسند کوئی چیز نہیں تھی، جب آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کسی کے جھوٹ پر آگاہ ہوتے اگرچہ وہ جھوٹ چھوٹا سا ہوتا تو اُس جھوٹ بولنے والے کو اپنے قَلْبِ اَطہر (یعنی مُبارک دل) سے نکال دیتے یہاں تک کہ حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم جان لیتے کہ اُس نے توبہ کر لی ہے۔ (مستدرک، 5/133، حدیث:7126) سرکارِ نامدار صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا: جب بندہ جھوٹ بولتا ہے تو اُس کی بدبو سے فَرِشتہ ایک میل دُور ہو جاتا ہے۔ (ترمذی، 3/392، حدیث:1979) جھوٹ سے بچنے کے لئے جھوٹ بولنے کے عذابات اور سچ

www.dawateislami.net

بولنے کے فضائل کی معلومات حاصل کیجئے اور اِس کے لئے بہارِ شریعت کے سولھویں حصّے میں موجود ”جھوٹ کا بیان“، نیز اِحیاءُ العُلُوم کی تیسری جِلد کا مطالعہ کیجئے، اِن میں جھوٹ کے مُتعلِّق کافی تفصیلات موجود ہیں، اِن شاءَ اللہ جھوٹ سے نفرت پیدا ہو گی۔ اللہ کریم ہم سب کو سچّے نبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے صدقے سچا بنا دے۔(ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنت،3/305)

سوال: ہم مارکیٹ میں دُکان داری کرتے ہیں جہاں جھوٹ کی بہت زیادہ مُداخلت ہوتی ہے اِس سے بچنے کا کوئی طریقہ اِرشاد فرما دیجئے۔

جواب: جب روزہ رکھتے ہیں تو بھوک اور پیاس لگتی ہے مگر پھر بھی روزہ رکھ لیتے ہیں اور تَراوِیح پڑھنے کا پُختہ عَزم ہوتا ہے تو تَراوِیح پڑھنے میں بھی کامیاب ہو جاتے ہیں تو اِسی طرح جھوٹ سے بچنے کا پُختہ عَزم کر لیں تو اِس سے بھی بچ جائیں گے۔ جھوٹ بولنا چھوڑ دیں چاہے سچ بولنے سے کروڑوں روپے کا نقصان ہو رہا ہو یا سودا خراب ہو رہا ہو تو ہونے دیں، کیا پتا کروڑوں روپے کا سودا طے ہوتے ہی ہارٹ فیل ہو جائے، زندگی کا کوئی بھروسا نہیں ہے۔ اگر ہارٹ فیل نہ بھی ہو تو یہ کروڑ روپیہ کب تک کھا لیں گے؟ ایسا پیسا دَواؤں میں چلا جاتا ہے، ڈاکوؤں کے پاس اور نہ جانے کہاں کہاں نکل جاتا ہے۔ بہر حال جھوٹ میں بَرَکت نہیں بلکہ نُحُوست و بَربادی ہے اور جھوٹ بولنا جہنّم میں لے جانے والا کام ہے اِس لئے جھوٹ کو اپنی ڈِکشنری سے نکال دیجیے۔ یاد رَکھئے! سچ بولنے والا ہمیشہ کامیاب ہوتا ہے، ایک مُحاورہ ہے: ”سانچ کو آنچ نہیں“ یعنی سچ کو کوئی ضَرَر نہیں پہنچ سکتا۔ گاہک جاتا ہے تو چلا جائے کوئی بات نہیں، سچ بولتے رہنے سے آہستہ آہستہ اِمیج قائم ہو جائے گا، حتّٰی کہ ایک وقت ایسا آئے گا کہ لوگ بولیں گے کہ یار یہ دُکاندار سَچّا ہے اور خود بخود آپ کی دُکان پر گاہک بڑھنا شروع

www.dawateislami.net

ہو جائیں گے پھر آپ جو بولیں گے گاہک آنکھ بند کر کے مان لیں گے۔ حضرتِ عبدُ اللہ بن عمر رضی اللہُ عنہما سے رِوایت ہے کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا کہ سچ بولنے والا اور امانت دار تاجر اَنبیا، صِدِّیقین اور شُہَدا کے ساتھ ہوگا۔(ابن ماجہ، 3/6، حدیث:2139) (ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنّت، 8/298)

سوال: میرا فرنیچر کا کام ہے۔ بعض دُکاندار ایسا کرتے ہیں کہ ہَلکے مال کو بھاری اور بھاری مال کو ہَلکا کہہ کر بیچ دیتے ہیں، ایسا کرنا کیسا؟

جواب: بعض چیزیں وزن دار ہوں تو اُن کی اچّھی قیمت لگتی ہے جبکہ بعض چیزیں اگر ہَلکی ہوں تو تب اُن کی قیمت اچّھی لگائی جاتی ہے۔ اگر کوئی شخص کسی چیز کو ہلکا یا بھاری کہہ کر بیچ رہا ہے اور گاہک کو معلوم ہے کہ کس چیز میں ہلکا یا بھاری کہہ رہا ہے نیز کوئی دھوکے کی صُورت نہیں ہے اور دُکاندار جھوٹ بھی نہیں بول رہا تو ایسا کرنا صحیح ہے۔ البتّہ اگر وہ ہلکی چیز کو بھاری یا بھاری چیز کو ہلکی کہہ رہا ہے، یا گھٹیا Quality (یعنی مِعْیار) کی چیز کو اچّھی Quality کہہ کر بیچ رہا ہے اور جھوٹ و دھوکا دہی سے کام لے رہا ہے تو ایسا کرنا جائز نہیں ہے (درمختار، 7/229) کیونکہ جب گاہک کو معلوم ہوگا کہ مجھ سے دُکاندار نے جھوٹ بولا ہے، دھوکا دیا ہے یا چیز کے عیب کو چُھپایا ہے تو وہ چیز ہی نہیں لے گا یا اگر لے گا تو دام کم کرے گا۔ جو دُکاندار جھوٹ یا دھوکا دہی سے کام لے گا وہ گُناہ گار ہوگا۔ (ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنّت، 9/242، 243)

سوال: آج کل مارکیٹ میں کسی بھی قسم کے دھوکے سے بچا نہیں جاتا یہاں تک کہ پُرانے Spare Parts (یعنی پُرزوں) کو نیا اور لوکل کو Genuine Parts (یعنی اصل پُرزے) کہہ کر بیچ دیا جاتا ہے، ایسا کرنا کیسا ہے؟

www.dawateislami.net

جواب: اگر پُرانے Spare Parts کو نیا، گھٹیا کو اعلیٰ اور دوسرے مُلک کے Spare Parts کو اُس ملک کا کہہ کر بیچا کہ جس مُلک کا مشہور ہوتا ہے تو یہ سب دھوکا اور جھوٹ ہے اور ایسا کرنا حرام اور جہنّم میں لے جانے والا کام ہے۔ البتّہ اگر بیچنے والے نے خریدنے والے پر یہ بات واضح کر دی ہو کہ میرے پاس نیا نہیں پُرانا Spare Parts ہے جسے لوگ نیا کر کے بیچتے ہیں اور یوں گاہک کو Spare Parts کی Condition (یعنی حالت) بتا دی تو اب خرید و فَروخت میں کوئی گناہ نہیں ہے۔ (ملفوظات امیر اہل سنت، 1 / 505)

سوال: بُزُرگانِ دِین رحمۃُ اللہِ علیہم کی تحریر کے معاملے میں کیا اِحتیاطیں تھی، اس بارے میں کچھ ارشاد فرما دیجئے؟

جواب: ہمارے بُزُرگانِ دِین رحمۃُ اللہِ علیہم الفاظ کے اِستعمال میں بہت مُحتاط ہوتے تھے چنانچہ اِحیاءُ العلوم کی تیسری جلد میں ہے: حضرت مَیمون بن ابو شَبِیب رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: میں بیٹھا خط لکھ رہا تھا کہ ایک حرف پر آ کر رُک گیا کہ اگر یہ لفظ لکھ دیتا ہوں تو خط خوبصورت ہو جائے گا لیکن جھوٹ سے دامن نہیں بچا سکوں گا۔ پھر میں نے وہ لفظ چھوڑنے کا عزم کر لیا کہ بھلے میرا خط خوبصورت نہ ہو مگر میں یہ لفظ نہیں لکھوں گا تو مجھے گھر کے کونے سے ندا کی گئی جس میں قرآنِ کریم کی اِس آیت کی آواز تھی:

﴿ يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ ﴾ (پ 13، ابراہیم: 27)

ترجمہ کنزالایمان: "اللہ ثابت رکھتا ہے ایمان والوں کو حق بات پر دُنیا کی زندگی میں اور آخرت میں۔" (احیاء العلوم، 3 / 169) یہ تو ہمارے بزرگانِ دین رحمۃُ اللہِ علیہم کی تحریر میں اِحتیاطیں تھیں لیکن آج کل کے مَضامین اور آرٹیکل میں اتنا جھوٹ ہوتا ہے کہ زمین و آسمان کے

www.dawateislami.net

قَلابے ملا دیئے جاتے ہیں۔ (یعنی جھوٹی سچی باتیں لکھ دی جاتی ہیں) ایسا جھوٹ لکھنے سے بہتر ہے قلم رکھ دیں۔

گزشتہ زمانے میں مُعتَزِلہ نامی ایک بَدمذہب فرقہ گزرا ہے، ان کا جاحِظ نامی ایک بہت بڑا عالِم تھا، جب وہ مر گیا تو کسی نے اسے خواب میں دیکھ کر پوچھا کہ تیرے ساتھ کیا گزری؟ تو اس نے کہا کہ اپنے قلم سے وہی لکھو جس کو دیکھ کر تم خوش ہو جاؤ۔ (احیاء العلوم، 5/266۔ احیاء العلوم (مترجم)، 5/662) فی زمانہ قلم سے کیا کیا لکھ رہے ہوتے ہیں کچھ ہوش ہی نہیں ہوتا نیز اس واقعے سے سوشل میڈیا اور تحریری میسج پھیلانے والے عبرت حاصل کریں کہ اپنی زبان سے وہی کہیں جو آخرت میں چُھڑا سکے، ایک ایک حرف سنبھل سنبھل کر لکھیں اور بولیں لیکن یہاں تو اتنا مُبالغہ کر رہے ہوتے ہیں کہ بس۔

حَمد، نَعت اور مَنقَبت لکھنے میں اِحتیاطیں

نَعت شریف، نظم یا اَشعار لکھنے میں مزید اِحتیاط کی حاجت ہے کہ آدمی اس میں پھنس جاتا ہے کیونکہ اس کو رَدِیف یا قافیہ نبھانا ہوتا ہے اور اپنے مصرع کا وزن برابر رکھنے کے لیے الفاظ ڈھونڈنا پڑتے ہیں جس کی وجہ سے سخت آزمائش ہوتی ہے لہٰذا اسلامتی اسی میں ہے کہ حمد اور نعت وغیرہ لکھنے کی کوشش نہ کی جائے۔ اس میدان میں بڑے بڑے شُعَرا جن میں نعت گو (نعت خوان) شاعر بھی شامل ہیں انہوں نے ٹھوکریں کھائی ہیں اور ایسی ایسی شرعی غلطیاں چھوڑ کر دُنیا سے رُخصت ہوئے ہیں کہ اَلْاَمان وَالحَفِیظ۔ لکھنے والوں نے ان کی مثالیں تک لکھی ہیں کہ فلاں اتنا بڑا شاعر تھا، اتنے اتنے کلام لکھے، نعتیں بھی کہیں مگر یہ یہ غلط بات لکھ گیا۔ یاد رکھیے! نعت شریف لکھنے کے لیے ضروری ہے کہ لکھنے والا مُتَصَلِّب (پُختہ)

عالِم ہو اور اس کے ساتھ ساتھ فنِ شاعری بھی جانتا ہو، اگر ایسا نہیں ہے تو کلام نہ لکھے۔

(ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنت، 3/32)

سوال: آپ نے ایک مدنی مذاکرے میں فرمایا تھا کہ میں روڈ پار کر کے ککری گراؤنڈ میں کھیلنے نہیں جاتا تھا کیونکہ میری والدہ نے منع کیا تھا، کچھ دن پہلے آپ کے ایک دوست سے میری ملاقات ہوئی تو انہوں نے ایک واقعہ بتایا کہ ہم ایک گلی میں کھیلا کرتے تھے تو میں نے الیاس قادری سے کہا کہ "چلو الیاس! ککری گراؤنڈ میں کھیلتے ہیں"، آپ نے فرمایا: "میری ماں نے منع کیا ہے"، انہوں نے کہا: ماں تو گھر میں ہے ان کو کیا پتا؟ تو آپ نے فرمایا کہ "نہیں جھوٹ نہیں بولنا"۔ پیارے مرشدِ کریم! میری آپ سے درخواست ہے کہ یہ واقعہ بچوں کو بتائیں تاکہ وہ جہاں بھی جائیں والدین کو بتا کر جائیں اور جھوٹ نہ بولیں۔

جواب: ککری گراؤنڈ اور ہمارے گھر کے درمیان ایک بڑا روڈ واقع تھا اور اس روڈ پر گاڑیاں بہت رفتار سے چلتی تھیں اس لئے میری والدہ مجھے اس گراؤنڈ میں کھیلنے کے لئے جانے سے منع کرتی تھیں تاکہ مجھے کسی قسم کی کوئی تکلیف نہ پہنچے یقیناً یہ ان کی مجھ سے محبت تھی۔ نیز میں اپنی ماں سے جھوٹ نہیں بول سکتا تھا کیونکہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! مجھے بچپن سے ہی اللہ پاک سے ڈر لگتا تھا۔ (ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنت، 8/67)

سوال: جھوٹ اور چُغلی سے بچنے کا طریقہ کیا ہے؟

جواب: اِنسان جھوٹ اور چغلی سے اُس وقت بچ سکے گا جب اُسے جھوٹ اور چُغلی کی تباہ کاریوں کا عِلم ہو گا اور یہ عِلم دِینی کُتُب کا مُطالعہ کرنے سے حاصل ہو گا۔ جھوٹ سے بچنے کی کوشش جاری رکھے اور اِس کے ساتھ ساتھ اللہ پاک سے دُعا بھی کرتا رہے، اللہ پاک کی

www.dawateislami.net

رَحمت سے اُمید ہے کہ جھوٹ اور چُغلی سے چُھٹکارا نصیب ہو جائے گا۔ اگر کوئی شخص یہ کہتا ہے کہ میں آہِستہ آہِستہ انہیں چھوڑ دوں گا تو یہ خیال ذہن سے نکال کر فوراً ان گناہوں کو چھوڑ دے کہ موت کا کچھ معلوم نہیں کہ کس وقت آ جائے لٰہذا اِنسان کو اپنے گناہوں سے جلد توبہ کر لینی چاہیے۔ ہاں اگر کوئی زیادہ چائے پیتا ہے اور اُس کے لیے چائے نقصان دِہ بھی ہے وہ کہے کہ میں آہِستہ آہِستہ چائے چھوڑ دوں گا تو یہ بات سمجھ میں بھی آتی ہے، جبکہ گناہوں کے مُعاملے میں آہستہ کا مُعاملہ تَرک کر دینا چاہیے۔ اِسی طرح اگر کوئی شراب پیتا ہے اُسے بھی چاہیے کہ فوراً چھوڑ دے کہ اس کا پینا حرام و گناہ ہے۔ کسی گناہ کو آہستہ آہستہ چھوڑنے کی اِجازت کوئی بھی عالمِ دِین نہیں دے گا۔ مزید معلومات حاصل کرنے کے لیے مکتبۃُ المدینہ کی کتاب ”غیبت کی تباہ کاریاں“ خرید کر مُطالعہ کیجیے۔ اِس کتاب کو پڑھنے سے اِن شاءَ اللہ عِلم میں اِضافہ ہو گا۔ یاد رَکھیے! عِلم ایک نور ہے اور گناہ اندھیرا ہے، جہاں عِلم کا نور آ جاتا ہے تو وہاں گناہوں کا اندھیرا باقی نہیں رہتا۔

(ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنّت، 8/ 279، 280)

سوال: جھوٹ کی تباہ کاریاں کتاب کب تک آئے گی؟

جواب: زندگی نے ساتھ دیا تو جھوٹ کی تباہ کاریاں کتاب لکھنے کا بھی اِرادہ ہے کیونکہ میں اس کی ضَرورت بہت محسوس کرتا ہوں۔ پہلے خیال تھا کہ غیبت زیادہ ہے مگر اب سمجھتا ہوں کہ جھوٹ غیبت سے بھی زیادہ ہے۔ بات بات پر جھوٹ بولنا عام ہو گیا ہے۔ ذِمّہ داران اور مُبلِّغین کی بات کی جائے یا عوام و خواص کی، پتا بھی نہیں چلتا اور منہ سے جھوٹ نکل رہا ہوتا ہے، اب میرے جیسا جو حَسَّاس (Sensitive) آدمی ہوتا ہے وہ بعض اوقات جان لیتا ہے کہ اس غریب کو پتا بھی نہیں کہ یہ جھوٹ ہے لیکن بہت مرتبہ بولنے کی ہِمَّت نہیں ہوتی۔

www.dawateislami.net

کتاب میں مثالیں دے کر سمجھانے کا ذہن ہے۔ کبھی یاد آتا ہے تو کوئی مثالیں اپنے پاس لکھ لیتا ہوں تاکہ اللہ پاک کی توفیق سے جب کتاب آئے گی تو اِن شاءَ اللہ اس میں ڈال دیں گے۔ بس اللہ پاک قبول کرے اور اخلاص بھی عطا فرمائے۔ (ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنت، 2/107)

سوال: کیا جھوٹے شخص کی کوئی نشانی ہے؟ تاکہ اُس سے بچا جاسکے۔

جواب: نشانی تو بعض اَوقات غیر مسلم کی بھی پتا نہیں چلتی۔ "ایک مَرتبہ میں کسی مُلک میں تھا اور ہماری گاڑی سِگنل پر رُکی ہوئی تھی، اِتنے میں چائے کے ہوٹل سے ایک نوجوان بھاگتا ہوا نِکلا اور بڑے پُرتپاک انداز سے مجھے "السلام علیکم" کہا، کسی نے مجھے بتایا کہ یہ غیر مسلم ہے۔" آج کل تو کسی کا مسلمان ہونا بھی معلوم نہیں ہوتا کیونکہ مسلمان بھی غیر مسلموں جیسا لباس پہنتے اور اُن کی طرح بال رکھتے ہیں۔ مسلمانوں کا تہذیب و تمدُّن بھی غیر مسلموں جیسا ہوگیا ہے۔ خُدا کی پناہ! رہی بات جھوٹے شخص کی نشانی کی، تو جب وہ جھوٹ بولے گا تبھی معلوم ہوسکے گا کہ وہ جھوٹا ہے اِس کے علاوہ یہ بات کیسے معلوم ہوسکتی ہے! کیونکہ یہ کوئی پہیلی تو ہے نہیں جسے بُوجھا جاسکے۔ حدیثِ پاک میں مُنافق کی یہ نشانیاں بیان کی گئی ہیں کہ "وہ بات کرتا ہے تو جھوٹ بولتا ہے وعدہ کرتا ہے تو وعدہ خلافی کرتا ہے اور اُس کے پاس اَمانت رکھوائی جائے تو خِیانت کرتا ہے۔" (بخاری، 1/25، حدیث:34) (ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنت، 1/243)

یہ رِسالہ پڑھ کر دوسرے کو دے دیجئے

شادی غمی کی تقریبات، اجتماعات، اَعراس اور جلوسِ میلاد وغیرہ میں مکتبۃ المدینہ کے شائع کردہ رسائل اور مَدَنی پھولوں پر مشتمل پمفلٹ تقسیم کرکے ثواب کمایئے، گاہکوں کو بہ نیّتِ ثواب تحفے میں دینے کیلئے اپنی دُکانوں پر بھی رسائل رکھنے کا معمول بنایئے، اخبار فروشوں یا بچّوں کے ذَرِیعے اپنے مَحَلّے کے گھر گھر میں ماہانہ کم از کم ایک عدد سنّتوں بھرا رسالہ یا مَدَنی پھولوں کا پمفلٹ پہنچا کر نیکی کی دعوت کی دھومیں مچایئے اور خوب ثواب کمایئے۔

www.dawateislami.net

اگلے ہفتے کا رسالہ

فیضانِ مدینہ، محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی کراچی

UAN +92 21 111 25 26 92 0313-1139278

www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net

feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net